اہل اسلام، اہل حق، اہل سنت وجماعت
کے سچے معتقدات کے بیان وتبیان پر مشتمل

دس اعلیٰ عقیدے

یعنی

رسالہ مبارکۂ نافعہ

اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب

۱۲۹۸ھ

تصنیفِ لطیف

امام اہلسنت، مجددِ دین وملت، مؤیدِ ملت طاہرہ اعلیٰحضرت مولٰنا الشاہ
احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ وافاض علینا نورہ

تزئین وترتیب

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خان القادری البرکاتی المارہری

فرید بک سٹال ۴۰ اردو بازار، لاہور

اہل اسلام، اہل حق، اہل سُنّت وجماعت

کے سچے معتقدات کے بَیان وتبیان پر مشتمل

دس عقیدے

یعنی

رسالہ مُبارکہ نافعہ

اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب

۱۲۹۸ھ

تصنیف لطیف

امام اہلسنت، مجدد دین وملت، مؤید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت مولنا الشاہ

احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ وافاض علینا نورہٗ

تزیین وترتیب

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خان القادری البرکاتی المارہری

دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد پاک

نام کتاب	دس عقیدے
تصنیف	اعلیٰ حضرت مولینا الشاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ
ترجمہ	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی قدس سرہٗ
ناشر	فرید بک سٹال ۴۰۔ اردو بازار لاہور ۲
مطبع	حامد اینڈ کمپنی پرنٹرز لاہور
قیمت	۷/۵۰ روپے

عقیدہ تاسعہ ۹

ضروریاتِ دین

نصوص قرآنیہ (اپنی مراد پر واضح آیات فرقانیہ)

واحادیثِ مشہورہ متواترہ (شہرت اور تواتر سے موید)

واجماع امت مرحومہ مبارکہ

(کہ یہ تقصر شریعت کے اساسی ستون ہیں اور شبہات وتاویلات سے پاک

ان میں سے ہر دلیل، قطعی یقینی واجب الاذعان اور ثبوت، ان)

سے جو کچھ درباره الوہیت (ذات وصفات باری تعالی)

ورسالت (ونبوت انبیاء ومرسلین، وحی رب العالمین)

(وکتب سماوی، وملئکہ وجن ولعبث وحشر ونشر وقیام قیامت، قضا وقدر)

وماکان ومایکون (جملہ ضروریات دین)

ثابت (اوران دلائل قطعیہ سے مدلل، ان براہین واضحہ سے مبرہن)

سب حق ہے اور ہم سب پر ایمان لائے

جنت اور اس کے جانفزا احوال

(کہ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر ببال احد (وہ عظیم نعمتیں وہ نعیم عظمتیں

اور جان ودل کو مرغوب ومطلوب وہ لذتیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا،

اور نہ کسی کے دل پر ان کا خطرہ گذرا)

دوزخ اور اس کے جاں گزا حالات
(کہ وہ ہر تکلیف واذیت جوادراک کی جائے اور تصور میں لائی جائے، ایک ادنیٰ
حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا ، والعیاذ باللہ)
قبر کے نعیم وعذاب
(کہ وہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا)
منکر و نکیر سے سوال وجواب
روز قیامت حساب وکتاب
و وزن اعمال (جس کی حقیقت اللہ جانے اور اس کا رسول)
وکوثر (کہ میدان حشر کا ایک حوض ہے اور جنت کا طویل وعریض چشمہ)
وصراط (بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز، پشت جہنم پر ایک پل)
وشفاعۃ عصاۃ اہل کبائر
(یعنی گناہگاران امت مرحومہ کہ کبیرہ گناہوں میں ملوث رہے ان کیلیے سوال بخشش)
اور اس کے سبب اہل کبائر کی نجات
الی غیر ذلک من الواردات
سب حق (ہے اور سب ضروری القبول)
جبر و قدر باطل (اپنے آپ کو مجبور محض یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی)
وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ
(اختیار مطلق اور جبر محض کے بین بین راہ سلامتی اور اس میں زیادہ غور وفکر سبب
ہلاکت، صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے
گئے ما وشما کس گنتی میں)
جوبات ہماری عقل میں نہیں آتی۔

(اس میں خواہ مخواہ نہیں الجھتے اور اپنی اندھی اوندھی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے بلکہ)

اس کو موکول بخدا کرتے

(اللہ عزوجل کو سونپتے کہ واللہ اعلم بالصواب)

اور اپنا نصیبہ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا

(بناتے ہیں کہ سب کچھ حق کی جانب سے ہے سب حق ہے اور سب پر ہمارا ایمان ہے)

مصطفٰے اندمیاں آنکہ کہ می گوید بعقل
آفتاب اندرجہاں آنکہ کہ می جوید سہا

قال الرضا ؎

عرش پہ جا کے مرغ عقل تھک کے گرا، غش آگیا
اور ابھی منزلوں پرے، پہلا ہی آستان ہے

یاد رکھنا چاہیے کہ

وحی الٰہی کا نزول، کتب آسمانی کی تنزیل، جن و ملئکہ، قیامت و بعث، حشر و نشر، حساب و کتاب، ثواب و عذاب اور جنت و دوزخ کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں اور جن پر صدرِ اسلام سے اب تک چودہ سو سال کے کافہ مسلمین و مومنین دوسرے ضروریات دین کی طرح ایمان رکھتے چلے آرہے ہیں مسلمانوں میں مشہور ہیں۔

جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے اور ان لفظوں کا تو اقرار کرے مگر ان کے نئے معنی گھڑے مثلاً یوں کہے کہ جنت و دوزخ و حشر و نشر و ثواب و عذاب سے ایسے معنی

مراد ہیں جو ان کے ظاہر الفاظ سے سمجھ میں نہیں آتے یعنی ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب، اپنے بُرے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا ہیں۔ یا یہ کہ وہ روحانی لذتیں اور باطنی معنی ہیں وہ یقیناً کافر ہے کیونکہ ان امور پر قرآن پاک اور حدیث شریف میں کھلے ہوئے روشن ارشادات موجود ہیں یونہی یہ کہنا بھی یقیناً کفر ہے کہ پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کے سامنے جو کلام، کلام الٰہی بتا کر پیش کیا وہ ہرگز کلام الٰہی نہ تھا بلکہ وہ سب انھیں پیغمبروں کے دلوں کے خیالات تھے جو فوارے کے پانی کی طرح انھیں کے قلوب سے جوش مار کر نکلے اور پھر انھیں کے دلوں پر نازل ہو گئے۔

یونہی یہ کہنا کہ نہ دوزخ میں سانپ بچھو اور زنجیریں ہیں اور نہ وہ عذاب جن کا ذکر مسلمانوں میں رائج ہے نہ دوزخ کا کوئی وجود خارجی ہے بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے جو کلفت روح کو ہوئی تھی بس اسی روحانی اذیت کا اعلیٰ درجہ پر محسوس ہونا اسی کا نام دوزخ اور جہنم ہیں یہ سب کفر قطعی ہے۔

یونہی یہ سمجھنا کہ نہ جنت میں میوے ہیں نہ باغ نہ محل ہیں، نہ نہریں ہیں، نہ حوریں ہیں، نہ غلمان ہیں نہ جنت کا کوئی وجود خارجی ہے بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جو راحت روح کو ہوئی تھی بس اسی روحانی راحت کا اعلیٰ درجہ پر حاصل ہونا اسی کا نام جنت ہے یہ بھی قطعًا یقیناً کفر ہے۔

یونہی یہ کہنا کہ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم میں جن فرشتوں کا ذکر فرمایا ہے، نہ ان کا کوئی اصل وجود ہے نہ ان کا موجود ہونا ممکن ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر ہر مخلوق میں جو مختلف قسم کی قوتیں رکھی ہیں جیسے پہاڑوں کی سختی، پانی کی روانی، نباتات کی فزونی، بس انھیں قوتوں کا نام فرشتہ ہے انسان میں جو نیکی کرنے کی قوتیں ہیں بس وہی اس کے فرشتے ہیں یہ بھی بالقطع والیقین کفر ہے۔

یونہی جن وشیاطین کے وجود کا انکار اور بدی کی قوت کا نام، جن یا شیطان

رکھنا کفر ہے اور ایسے اقوال کے قائل یقیناً کافر اور اسلامی برادری سے خارج ہیں

فائدہ جلیلہ :۔ مانی ہوئی باتیں چار قسم ہوتی ہیں۔

۱۔ ضروریات دین :۔

ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر، یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات، واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کی گنجائش نہ تاویل کو راہ۔
اور ان کا منکر یا ان میں باطل تاویلات کا مرتکب کافر ہوتا ہے۔

۲۔ ضروریات مذہب اہلسنت وجماعت :۔

ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے مگر ان کے قطعی الثبوت ہونے میں ایک نوع شبہ اور تاویل کا احتمال ہوتا ہے اسی لیے ان کا منکر کافر نہیں بلکہ گمراہ بدمذہب، بددین کہلاتا ہے۔

۳۔ ثابتات محکمہ :۔

ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی، جب کہ اس کا مفاد اکبر رائے ہو کر جانب خلاف کو مطروح ومضمحل اور التفات خاص کے ناقابل بنادے۔ اس کے ثبوت کے لیے حدیث احاد، صحیح یا حسن کافی اور قول، سواد اعظم وجمہور علماء کا سند وافی
فَإِنَّ يد الله على الجماعة
ان کا منکر وضوح امر کے بعد خاطی وآثم خطاکار وگناہ گار قرار پاتا ہے، نہ بددین وگمراہ نہ کافر وخارج از اسلام۔

۴۔ظنیات محتملہ :۔

ان کے ثبوت کے لیے ایسی دلیل ظنی بھی کافی،جس نے جانب خلاف کے بھی گنجائش رکھی ہو ۔ان کے منکر کو صرف مخطی وقصوروار کہا جائے گا نہ گناہ گار، چہ جائیکہ گمراہ، چہ جائیکہ کافر۔

ان میں سے ہر بات :۔اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو، اس سے اعلیٰ درجہ کی دلیل مانگے وہ جاہل بیوقوف یا مکّار فیلسوف۔ ع

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں حتیٰ کہ مرتبہ اعلیٰ اعنی ضروریات دین میں بھی۔

بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح ان کا ذکر آیات واحادیث میں نہیں۔مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا۔

قرآن عظیم میں اللہ عزوجل کے علم واحاطہ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امتناع وامکان کی بحث کہیں نہیں پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب والشہادۃ ہے۔کوئی ذرّہ اس کے علم سے چھپا نہیں۔

مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا کہ اس کے امر ان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں۔حاشَ للہ ضرور کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے خود کافر، تو جب ضروریات دین ہی کے ہر جزئیہ کی تصریح صریح، قرآن وحدیث میں ضرور نہیں تو ان سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مرچڑا پن کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانیں گے

نری جہالت ہے یا صریح ضلالت ۔

مگر جنون و تعصب کا علاج کسی کے پاس نہیں ۔

تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوحِ دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا سنو، اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن و حدیث چاہیے جان لو کہ یہ گمراہ ہے ، جسے کہتا سنو کہ ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھ لو کہ یہ بد د دینِ خدا کا بدخواہ ہے ۔

مسلمانو! تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمھیں قرآن میں شبہ ڈ تم حدیث کی پناہ لو۔ اگر حدیث میں این و آں نکالیں تم ائمہ دین کا دامن پکڑو، ا درجے پر آ کر حق و باطل صاف کھل جائے گا اور ان گمراہوں کا اڑایا ہوا سارا اغبار، کے برستے ہوئے بادلوں سے دھل جائے گا اور اس وقت یہ ضال مضل طائفے نظر آئیں گے ۔ کَاَنَّھُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَۃٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَۃٍ ط

(الصارم الربانی ملخصاً)